Nikah Aasaan Kijiye (Urdu)

نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بڑی برکت والا وہ نکاح ہے جس میں بوجھ کم ہو۔
(مسند احمد، ج۹، ص۳۶۵، حدیث:۲۴۵۸۳)

نکاح آسان کیجیے

برکت والا نکاح	10
شَہَنْشَاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ولیمہ	12
منگنی کی حقیقت وشَرْعی حیثیّت	24
جُوتا چُھپائی کی رَسْم	32

پیشکش: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی-ہند)

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستَطرَف، ج۱، ص۴۰، دارالفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجیے)

نام کتاب	:	نکاح آسان کیجیے
پیش کش	:	المدینۃُ العلمیہ انڈیا
صفحات	:	38
سالِ اشاعت	:	دسمبر 2025 (ویب ایڈیشن)

For Feedback: +91 8978 26 26 92

Email: ilmia@dawateislami.co.in

https://www.dawateislamiindia.org/

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اَلدُّعَاءُ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ لَا یُرَدُّ. ترجمہ: دو دُرودوں کے درمیان مانگی جانے والی دُعا رَدّ نہیں کی جاتی۔ (شفا شریف، جز:۲، ص:۶۶)

زَبان و قَلب کی عظمت درود پاک سے ہے — ہر ایک غَم میں حِفاظت درودِ پاک سے ہے
دعائیں ہوتی ہیں مقبول اِس وسیلے سے — خُدا کی خاص عنایت درودِ پاک سے ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! — صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نکاح کرنے کا انوکھا سبب

منقول ہے کہ ایک بُزرگ رحمۃُ اللہ علیہ کو لوگ ایک مُدّت تک نکاح کا کہتے رہے لیکن وہ انکار کرتے رہے۔ ایک دن وہ نیند سے بیدار ہوئے تو فرمانے لگے: میرا نکاح کر دو! میرا نکاح کر دو! لوگوں نے اُن کا نکاح کر دیا اور اُن سے اِس تبدیلی کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے اور میں لوگوں کے ساتھ میدانِ محشر میں ہوں، تمام لوگوں کی طرح مجھے بھی شدّت کی پیاس محسوس ہوئی، قریب تھا کہ میں ہلاک ہو جاتا، اچانک میں نے دیکھا کہ چند بچّے صفیں چیرتے ہوئے مجمع میں آئے، اُن کے سروں پر نور کے رومال، ہاتھوں میں چاندی کے کٹورے اور سونے کے کوزے تھے۔ وہ مجمع میں تلاش کرتے ہوئے بعض کو پانی پلاتے، بعض کو نہ پلاتے، میں نے بھی اُن کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا: مجھے شدّت کی پیاس لگی ہے، مجھے بھی پانی پلاؤ۔ تو ایک بچّے نے کہا: ہم

میں کوئی آپ کا بیٹا نہیں، ہم میں سے ہر ایک اپنے والد کو پانی پلائے گا۔ میں نے پوچھا: تم کون ہو؟ اُنہوں نے کہا: ہم مسلمانوں کے وہ بچّے ہیں جو بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ پھر (اُن بُزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ نے لوگوں کے سامنے گویا نکاح کے معاملے میں اپنی نیّت کا اظہار کرتے ہوئے) فرمایا: ممکن ہے کہ اللہ پاک مجھے بچّہ عطا فرمائے پھر اُس کی روح قبض کر لے تو وہ آخرت میں میرا پیش رو (یعنی بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں میرا سِفارِشی) ہو گا۔ (قوت القلوب، ۲/ ۴۰۳ بتقدم و تأخر)

نیّت کی اہمیت

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین اچھے مقاصد کے لیے نکاح کرتے تھے۔ لہٰذا نکاح کرنے والے کو چاہیے کہ وہ نکاح کے معاملے میں جہاں اور بہت سی چیزوں کو اہمیَّت دیتا ہے وہیں حُصُولِ ثواب کے لیے نکاح کی اچھی نیّتوں کو بھی خاص طور پر اہمیَّت دے اور اِنہیں ہرگز ہرگز نظر انداز نہ کرے بلکہ ہو سکے تو اِن کے علاوہ اور بھی اچھی اچھی نیّتیں کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نکاح ضروری کیوں؟

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسلام ایک ایسا کامل اور اکمل دین ہے جس نے انسان کی ہر شعبے میں رہنمائی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں بہت سی جاندار مخلوقات پیدا فرمائیں، اُن میں سے کسی کو نَر اور کسی کو مادَہ بنایا اور اُن میں فطری خواہشات بھی رکھیں، انسان بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے لہٰذا اسے بھی شہوانی جذبہ دیا گیا لیکن انسان کو اللہ پاک نے چوں کہ تمام مخلوقات میں اَشْرف و اَعْلیٰ بنایا ہے اِس لیے اُسے

فطری خواہشات پوری کرنے کا ضابطہ بھی انتہائی اَشْرف و اَعْلیٰ عطا فرمایا ہے ، اگر انسان فطری خواہشات کے معاملے میں اُس جائز و حلال ضابطے کی پاسداری کرے گا تو نہ صرف اپنی امتیازی شان بر قرار رکھ سکے گا بلکہ اللہ پاک اور رسولِ کریم ، رؤفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں سُرخُرو بھی ہو گا۔ اِس کے برعکس اگر اُس ضابطے کی خِلاف ورزی کرے گا تو جانوروں جیسا ہو جائے گا کیوں کہ جانوروں کے لیے کوئی ضابطہ مُقرَّر نہیں جب کہ انسان کی فطری خواہشات کی تکمیل کے لیے ایک ضابطہ اور قانون مُقرَّر ہے جو نکاح ہے۔ لہٰذا نکاح ہی وہ واحد ذریعہ ہے جو فطری تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے اسلام نے ہمیں عطا فرمایا اور اِس کے ذریعے ہمیں جانوروں سے ممتاز کر دیا۔

مُفَسِّرِ شَہِیر ، حَکِیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نکاح اور ایمان یہ دو ایسی عبادتیں ہیں جو حضرت سَیِّدُنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوئیں اور تا قیامت رہیں گی ، نکاح بہترین عبادت ہے کہ اِس سے نَسْلِ انسانی کی بَقا ہے ، یہی صالحین و ذاکرین و عابدین کی پیدائش کا ذریعہ ہے ، نکاح ، انسان مرد کا صرف انسان عورت ہی سے ہو سکتا ہے ، نہ جِنّ سے ہو سکتا ہے ، نہ دَریائی انسان سے ، نہ کسی جانور سے کیوں کہ (دُنیاوی) نکاح میں ہم جِنْس ہونا شرط ہے۔ (مرآۃ المناجیح ، ۵ / ۲ بتغیر قلیل)

آیئے اب قرآن و حدیث کی روشنی میں نکاح کی اہمیَّت مُلاحَظہ کیجیے:

اسلامی نقطہ نظر سے نکاح کی اہمیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا ، مکی مدنی مُصْطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور دیگر رسولوں علیہم السلام نے نکاح فرما کر اِزْدِواجی زندگی کو اہمیَّت بخشی جیسا کہ قرآن و حدیث میں اِس کا واضح تذکرہ کیا گیا چناں چہ پارہ 13 سورۃُ الرَّعد کی آیت نمبر 38 میں ارشادِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً ؕ (پ۱۳،الرعد:۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور اُن کے لیے بیبیاں اور بچّے کئے۔

اِسی طرح رسولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار چیزیں رسولوں علیہم السلام کی سنَّتوں میں سے ہیں: اَلْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ یعنی (1) حیاء کرنا (2) عِطْر لگانا (3) مِسواک کرنا اور (4) نکاح کرنا۔ (ترمذی،۲/۳۴۲،حدیث:۱۰۸۲)

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مُبارَکہ اور حدیثِ پاک کی روشنی میں نکاح کے متعلّق انبیائے کرام علیہم السلام کا طرزِ عمل معلوم ہوا اِس کے علاوہ قرآن وحدیث میں باقاعدہ اہلِ ایمان کو نکاح کا حکم اور اِس کی ترغیب بھی دلائی گئی ہے۔ چناں چہ ارشادِ خُداوندی ہے:

وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ (پ۱۸،النور:۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نکاح کردو اپنوں میں اُن کا جو بے نکاح ہوں۔

یوں ہی ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی بارہا اپنے فرامین کے ذریعے نکاح وشادی کی ترغیب واہمیّت کو بیان فرمایا۔ چناں چہ ارشاد فرمایا: مَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِيْ فَلْيَسْتَنَّ بِسُنَّتِيْ وَمِنْ سُنَّتِي النِّكَاحُ یعنی جو شخص میری فِطرت (یعنی اسلام) سے محبت کرتا ہے اُسے میری سنّت اختیار کرنی چاہئے اور نکاح بھی میری سنّت ہے۔[1] اور ارشاد فرمایا: اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ یعنی نکاح میری سنّت ہے تو جس نے میری سنّت پر عمل نہ کیا وہ مجھ سے نہیں۔[2] اور ارشاد فرمایا: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ یعنی جو میری سنّت سے رُوگردانی کرے وہ مجھ سے نہیں۔ (السنۃ لابن اَبی عاصم،۱/۳۱،حدیث:۶۱)

---

1 ... مصنف لعبد الرزاق،۶/۱۶۸،حدیث:۱۰۳۷۸

2 ... سنن ابن ماجہ،۳/۵۴،حدیث:۱۸۴۶

نکاح میں کونسے فوائد پیشِ نظر ہوں؟

پیارے اسلامی بھائیو! قرآن و حدیث کی روشنی میں ہم نے شادی کی اہمیّت کے بارے میں تو جان ہی لیا مگر انسان کی فِطرت ہے کہ اُسے جب تک کسی چیز کے فوائد معلوم نہ ہوں وہ اُسے اہم نہیں سمجھتا یایوں سمجھیے کہ جو چیز جتنی فائدہ مند ہوتی ہے وہ اتنی ہی ہمارے لئے اہم ہو جاتی، اس لئے شادی کرنے کے فوائد اور نہ کرنے کے نقصانات جاننا بھی ہمارے لئے بہت ضروری ہے تا کہ ہم اسے صحیح معنوں میں اہمیَّت دے سکیں، اگرچہ بہت سے لوگوں کے نزدیک شادی مفید چیز ہی ہے اور وہ اس وجہ سے اسے اہمیَّت دیتے بھی ہیں مگر عام طور پر لوگوں کی اکثریّت شاید شادی کو صرف اس اعتبار سے فائدہ مند سمجھتی ہے کہ یہ فطری جذبات کی تسکین کے حُصُول کا جائز ذریعہ اور مذہبی طریقہ ہے یا اِس کے علاوہ زیادہ سے زیادہ اِس کا فائدہ یہ ہے کہ یہ اَولاد حاصل ہونے اور نَسْل جاری رہنے کا ذریعہ ہے اور بس، حالاں کہ اِن فوائد کے علاوہ شادی کے اَور بھی فوائد ہیں بالخصوص دینی فوائد و فضائل تو بہت زیادہ ہیں اور مسلمان ہونے کے ناتے ہمیں ہر چیز کی طرح شادی میں بھی اسلامی، شَرْعی اور اُخروی فوائد ہی کو ترجیحی بُنیادوں پر پیشِ نظر رکھنا چاہئے بلکہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے وقتاً فوقتاً شادی کرنے پر زور دیتے ہوئے اِس کے جو عظیم فوائد اپنے فرامین میں بیان فرمائے، اگر اُن پر سنجیدگی سے غور کیا جائے تو ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اسلام میں شادی کی بہت اہمیت ہے۔

آیئے شادی کے فضائل و فوائد سے مُتعلّق چند فرامینِ مُصْطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ملاحظہ کیجئے:

شادی کے فوائد و فضائل کے بارے میں احادیثِ مُبارَکہ

1 ۔تَنَاکَحُوْا تَکْثُرُوْا فَاِنِّیْ اُبَاهِیْ بِکُمُ الْاُمَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی نکاح کرکے اَولاد کی کثرت کرو! کہ میں قیامت کے دن تمہارے سبب دوسری اُمّتوں پر فخر کروں گا۔

(مصنف لعبد الرزاق، ۶/ ۱۷۳، حدیث: ۱۰۳۹۱)

2 ۔مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَلْیَصُمْ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهٗ وَجَاءٌ یعنی تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھے وہ ضرور نکاح کرے کیوں کہ نکاح، نگاہ کو جُھکانے والا اور شرم گاہ کا محافظ ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ روزے رکھے کہ روزے اس کے لیے ڈھال ہیں۔ (السنن الکبریٰ، ۵/ ۱۵۰، حدیث: ۵۳۰۰)

3 ۔مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ نِصْفَ الْاِیْمَانِ، فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِی یعنی جس نے نکاح کیا، بے شک اس نے اپنا آدھا دین بچالیا اب باقی آدھے میں اللہ پاک سے ڈرے۔ [1]

مُفلسی کے خوف سے شادی ترک نہ کیجیے

بعض اوقات لڑکے کی طرف سے یا لڑکے والوں کی طرف سے شادی نہ کرنے یا تاخیر سے کرنے کی وجہ **"غربت اور مَعاشی حالت ہوتی ہے"** کہ ابھی ہمارا لڑکا کچھ بن جائے، اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے، خُوب دولت کمانے لگ جائے اور گھریلو اَخراجات پورے کرنے کے قابل ہو جائے تو شادی کریں گے، شاید بعض لوگوں کے ذہن میں شادی کے معاملے میں اِس طرح کے خدشات بھی ہوتے ہیں کہ شادی کرنے سے بیوی بچّوں کے اَخراجات کی ذِمّہ داری بھی عائد ہو جائے گی جس کی وجہ سے گھریلو اَخراجات میں مزید تنگی

1 ... المعجم الکبیر، ۸/ ۳۳۵، حدیث: ۸۷۹۴

آجائے گی اور یوں ہم غربت و اِفلاس میں مُبتلا ہو جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھیے !اگر واقعی کسی شخص کو اپنے مالی حالات کے پیشِ نظر اس بات کا اندیشہ یا یقین ہو کہ وہ بیوی کا نان نفقہ یا دیگر واجبی حقوق ادا نہ کر سکے گا تو ایسے شخص کے لیے شادی سے رُکے رہنا ہی شرعاً ضروری ہے جب تک کہ نان نفقہ اور دیگر واجبی حقوق کی ادائیگی پر قادر نہ ہو جائے البتہ جس شخص کو نان نفقہ و دیگر واجبی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کا اندیشہ نہیں مگر پھر بھی شادی کی وجہ سے تنگ دَسْت ہو جانے کے وسوسے آتے ہیں تو اُس شخص کو حُصُولِ رزق کی کوششوں کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی ذات پر کامل تَوَکُّل کرنا چاہیے اور یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جو ذات مجھے اور ساری مخلوق کو رزق فراہم کرتی ہے وہی ذات میرے بیوی بچّوں کو بھی رزق عطا کرے گی کیوں کہ مخلوق میں سے ہر ایک کا رزق اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے لہٰذا یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ آنے والی اپنا رزق ساتھ لے کر آتی ہے، یونہی اَولاد جب دُنیا میں آتی ہے تو اپنا رزق ساتھ لاتی ہے بلکہ اَولاد کے متعلِّق تو خُصُوصی طور پر اللہ پاک نے رزق کا وعدہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِیَّاهُمْ ۚ (پ۸، الانعام:۱۵۱)

ترجَمۂ کنز الایمان: ہم تمہیں اور اُنہیں سب کو رزق دیں گے۔

یونہی شادی کے ذریعے انسان اللہ پاک کے فضل سے غنی ہو جاتا ہے جیسا کہ فرمانِ خُداوندی ہے:

وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْ ؕ اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ (پ۱۸، النور:۳۲)

ترجَمۂ کنز العرفان: اور تم میں سے جو بغیر نکاح کے ہوں اور تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو نیک ہیں ان کے نکاح کر دو اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُبارَکہ میں جو فرمایا گیا: ”اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ پاک اُنہیں اپنے فضل سے غنی کردے گا“ اِس کی ایک تفسیر یہ بیان کی گئی ہے کہ اِس غناء سے مراد قناعت ہے اور ایک قول یہ ہے کہ غِناء سے، شوہر اور بیوی کے دو رِزْقوں کا جمع ہو جانا مراد ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شادی کے ذریعے تنگدستی کا خاتمہ کیجیے

معلوم ہوا کہ نکاح کے بعد اَخْراجات بڑھنے کے باعث تنگدستی پیدا نہیں ہوتی بلکہ اس کی برکت سے تو تنگدستی دُور ہو جاتی اور بَرَکت حاصل ہوتی ہے بلکہ احادیثِ مُبارَکہ میں تو شادی کے ذریعے رزق تلاش کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے اور بیوی کے ذریعے رزق میں برکت کی واضح طور پر بشارت بھی دی گئی ہے، شادی کی وجہ سے غنی ہونے کی قوی اُمید بھی دلائی گئی ہے اور شادی کیے بغیر غنی ہونے کی خواہش پر تَعَجُّب کا اظہار بھی کیا گیا ہے، مُفلسی میں مُبْتلا ہونے کے خوف سے شادی نہ کرنے کی مَذمّت بھی بیان کی گئی ہے اور تنگدستی کی شکایت کرنے والے کو شادی کی تجویز بھی پیش کی گئی ہے بلکہ ایک حدیثِ پاک میں تو ایسے مالدار مرد کو جس کی بیوی نہ ہو اور ایسی مالدار عورت کو جس کا شوہر نہ ہو ”مسکین“ فرمایا گیا ہے۔ (مجمع الزوائد، ۴/ ۲۵۲، حدیث: ۷۳۱۱)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ نکاح کو قصور دینے کے بجائے شادی میں کی جانے والی خرافات، بے جا مہنگی رسومات کو قصور دیں، اور ان چیزوں کو ختم کریں تاکہ

---

1 ... مدارک، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۲، ص۷۷۹

نکاح آسان سے آسان تر ہو۔ نکاح کے بعد رزق میں تنگی کا شکار ہوں، پریشانیوں اور مصیبتوں سے دوچار ہوں تو ذرا غور کرلیں کہ کہیں شادی کے مبارک موقع پر اپنے رب تعالیٰ کو ناراض کرنے والے کام تو نہیں کیے، کہ اسی وجہ سے اب مصیبت میں مبتلا کر دیے گئے ہوں۔

برکت والا نکاح

اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں بوجھ کم ہو۔ (مسند احمد، ۹/ ۳۶۵، حدیث: ۲۴۵۸۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حَکِیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: جس نکاح میں فریقین کا خرچ کم کرایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، جہیز بھاری نہ ہو، کوئی جانب مقروض نہ ہو جائے، کسی طرف سے شرط سخت نہ ہو، اللہ پاک کے تَوَکُّل پر لڑکی دی جائے وہ نکاح بڑا ہی بابرکت ہے، ایسی شادی، خانہ آبادی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/ ۲۷)

شادی اور ولیمے کو آسان بنایئے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی اور اپنے بچّوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری کے لیے شادی بیاہ کے بے جا اَخراجات کا بوجھ کم کریں اور شادی و ولیمے کو سَستا اور آسان بنائیں۔ اس کا جذبہ اپنے دل میں پیدا کرنے کے لیے مُقَدَّس ہستیوں کے نکاح و ولیمے کی سادَگی کو پیشِ نظر رکھیں۔ آیئے! اس ضمن میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے نکاح کا مختصر تذکرہ سُنتے ہیں:

صحابیِ رسول کا آسان نکاح

مشہور صحابی اور بارگاہِ رسالت کے خادمِ خاص حضرت سَیِّدُنا رَبِیْعَہ بن کَعْب اَسلَمی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں رہا کرتا تھا، ایک مرتبہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم نکاح کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کی کہ ایک تو یہ کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے، دوسرا یہ کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی چیز آپ کی خدمت گُزاری کرنے میں رُکاوٹ کا سبب بنے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔ (کچھ عرصہ بعد) پھر وہی سوال کیا۔ میں نے بھی جواب میں وہی بات عرض کی۔ میں نے سوچا کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خُوب جانتے ہیں کہ دُنیا و آخرت میں میرے لیے کون سی چیز بہتر ہے، لہٰذا اگر اب کی بار رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا تو میں ضرور نکاح کرلوں گا۔ چناں چہ، جب تیسری بار ارشاد فرمایا: تم نکاح کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! جس سے چاہیں میرا نکاح کردیجیے! آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے انصار کے ایک قبیلے کے پاس بھیجا کہ اُن سے جاکر کہنا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے اِس لئے بھیجا ہے کہ تم اپنے خاندان کی فلاں لڑکی سے میرا نکاح کردو۔ چناں چہ میں نے جاکر اُنہیں یہ پیغام سُنایا تو انہوں نے خُوش آمدید کہا اور میری بہت عزّت کی اور میری شادی کردی، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ذریعے ادائیگیِ مہر کے لیے گٹھلی بھر سونے کا اور ولیمہ کے لیے ایک فربہ مینڈھے کا انتظام بھی فرمادیا۔ (مسند احمد، مسند المدنیین، ۵/ ۵۶۹، حدیث: ۱۶۵۷۷ ملخصاً)

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجیے! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مُبارَک زمانے میں کس قدر سادہ، سَسْتی اور آسان شادیوں کا رَواج ہوا کرتا تھا کہ گٹھلی کے وزن برابر سونے کے بدلے نکاح ہو گیا اور صرف ایک مینڈھے کے ذریعے ولیمے کی سنّت ادا کر دی گئی، صرف یہی نہیں بلکہ خود ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مُبارَک نکاح اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہزادیِ کونین حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہراء رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ چناں چہ،

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شَہَنْشَاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ولیمہ

خَیْبَر کے موقع پر سفر کی حالت میں رسولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب حضرت سَیِّدَتُنا صفیّہ رضی اللہ عنہا کو اپنے نکاح میں لیا تو کس قدر سادَگی سے ولیمہ کیا کہ حضرت سیِّدُنا انس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے: شہنشاہِ دو عالم، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خَیْبَر و مدینہ کے درمیان (صَہْبَاء کے مقام پر) اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا صفیّہ رضی اللہ عنہ کے زِفاف کی وجہ سے تین راتوں تک قیام فرمایا، میں مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت میں بُلا لایا، ولیمہ میں نہ روٹی تھی اور نہ ہی گوشت، صرف یہ ہوا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ کو دستر خوان بچھانے کا حکم دیا، دستر خوان بچھا دیے گئے تو اُن پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا (ان چیزوں کے ذریعے دعوتِ ولیمہ ہوئی)۔[1] اسی طرح جب حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے حرم شریف میں لیا تو ایک پیالہ دُودھ سے صحابۂ کرام

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، ۳/۸۶، حدیث: ۴۲۱۳

عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی دعوتِ ولیمہ فرمائی۔[1] بعض ازواجِ مطہرات رضی اللہُ عنہنّ کا ولیمہ تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صرف دو مُد جَو شریف کے ذریعہ کر دیا تھا (حالاں کہ دو مُد آدھا صاع یعنی صرف سوا دو سَیر ہوتا ہے)۔[2]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شہنشاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سب سے بڑا ولیمہ

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے تمام ولیموں میں سے جو سب سے بڑی دعوتِ ولیمہ فرمائی وہ بھی ایک بکری کے گوشت سے زیادہ کی نہ تھی جیسا کہ حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جتنا بڑا ولیمہ حضرت سیّدتنا زینب بنتِ جَحۡش رضی اللہُ عنہا کو زوجیت میں لینے کے موقع پر کیا تھا، اتنا بڑا ولیمہ تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہُ عنہنّ میں سے کسی کا بھی نہیں تھا اور وہ بڑا ولیمہ پوری ایک بکری کے ذریعہ کیا گیا تھا۔

(بخاری، کتاب النکاح، ۳/ ۴۵۳، حدیث: ۵۱۶۸)

خاتونِ جنّت اور حضرت علی رضی اللہُ عنہما کا نکاح و ولیمہ

اسی سادَگی سے شہنشاہِ دوعالم، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی شہزادی کی شادی کی۔ چناں چہ حضرت علّامہ عبدُ المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: 2 ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سب سے پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہُ عنہا کی شادی خانہ آبادی حضرت علی رضی اللہُ عنہ کے ساتھ ہوئی۔ یہ شادی انتہائی وَقار اور سادَگی کے ساتھ ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت

---

1 ... مدارج النبوت، قسم سوم، باب اول، ذکر عبد اللہ بن سلام، ۲/ ۷۰ ملخصا

2 ... بخاری، کتاب النکاح، باب من اولم الخ، ۳/ ۴۵۴، حدیث: ۵۱۷۲

انس رضی اللّٰہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ حضرات ابو بکر صِدّیق و عمر و عثمان و عبد الرحمن بن عوف اور دوسرے چند مہاجرین و انصار رضی اللّٰہ عنہم کو مدعو کریں۔ چناں چہ جب صحابۂ کرام رضی اللّٰہ عنہم جمع ہو گئے تو حضور صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خُطبہ پڑھا اور نکاح پڑھا دیا۔ (سیرتِ مصطفٰی، ص۲۴۸)

ولیمے کے بارے میں علّامہ شُعیب حَرِیفیش رحمۃُ اللّٰہ علیہ لکھتے ہیں: سرکار صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت اُمِّ سَلَمہ رضی اللّٰہ عنہا کے پاس رکھے ہوئے دَراہم میں سے دس دِرہم حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دیے اور ارشاد فرمایا: اِن سے کھجور، گھی اور پَنِیْر خرید لو۔ آپ رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ چیزیں خرید کر آپ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے چمڑے کا ایک دستر خوان منگوایا اور آستینیں چڑھا کر کھجوروں کو گھی میں مسلنے لگے اور پھر پَنِیْر کے ساتھ اس طرح ملایا کہ وہ حَلْوَہ بن گیا، پھر ارشاد فرمایا: **اے علی! جسے چاہو بُلا لاؤ۔** میں مسجد گیا اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے کہا: رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دعوت قبول کریں۔ سب لوگ اُٹھ کر چل دیے۔ جب میں نے آپ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: لوگ بہت زیادہ ہیں تو آپ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے چمڑے کے دستر خوان کو ایک رومال سے ڈھانپ دیا اور ارشاد فرمایا: دس دس افراد کو داخل کرتے جاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کھا کر نکلتے گئے، لیکن کھانے میں بالکل کمی نہ ہوئی یہاں تک کہ آپ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی برکت سے سات سو اَفراد نے وہ حلوہ کھایا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۵۴۱ بتغیر قلیل)

خاتونِ جنّت کا جہیز

پیارے آقا صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے شہزادیِ اسلام حضرت فاطمہ رضی اللّٰہ عنہا کو جہیز میں جو سامان دیا اُس کی فہرست یہ ہے: ایک کملی، بان کی ایک چارپائی، چمڑے کا گدّا، جس میں روئی کی

جگہ کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، ایک چھاگل، ایک مشک، دو چکیاں، دو مٹی کے گھڑے۔ حضرت حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک مکان حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اس لیے نذر کر دیا کہ اِس میں حضرت علی اور حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہما سکونت فرمائیں۔

(سیرتِ مصطفےٰ، ص۲۴۸)

خاتونِ جنّت کے نکاح کو نمونہ بنایئے

پیارے اسلامی بھائیو! مُفَسِّرِ شَہِیر، حَکِیْمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اپنی اَولاد کے نکاح کے لیے حضرت خاتونِ جنّت، شہزادیِ اسلام، فاطمۃُ الزّہراء رضی اللہُ عنہا کے نکاحِ پاک کو نمونہ بناؤ اور یقین کرو کہ ہماری اَولاد اُن کے قدمِ پاک پر قربان اور یہ بھی سمجھ لو کہ اگر حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مرضی ہوتی کہ میری لختِ جگر کی شادی بڑی دُھوم دَھام سے ہو اور صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) سے اس کے لیے چندہ وغیرہ کے لیے حکم فرمادیا جاتا تو عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کا خزانہ موجود تھا، جو ایک ایک جنگ کے لیے نو نو سو اونٹ اور نو نو سو اشرفیاں حاضر کر دیتے تھے۔ لیکن چوں کہ مَنْشا (مقصود) یہ تھا کہ قیامت تک یہ شادی مسلمانوں کے لیے نمونہ بن جائے اس لیے نہایت سادگی سے یہ اسلامی رسمیں ادا کی گئیں۔[1]

واسطے جن کے بنے دونوں جہاں اُن کے گھر تھیں سیدھی سادھی شادیاں
اس جہیز پاک پر لاکھوں سلام صاحبِ لولاک پر لاکھوں سلام

(دیوانِ سالک، ص:۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... اسلامی زندگی، ص۵۱

غور کرنے کا مقام ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مالکِ کونین و مختار کائنات ہونے کے باوجود اپنا نکاح بالکل سادگی سے کیا، نہ بہت بڑی دعوت، نہ زیادہ اخراجات، اسی طرح سیدہ فاطمۃُ الزّہراء رضی اللہُ عنہا کا نکاح کیا، اس میں موجودہ دَور کے لوگوں کے لیے نصیحت اور عبرت ہے کہ نکاح کتنا سستہ اور آسان تھا، **مگر افسوس!** ہم نے اس کو کس قدر مہنگا بنادیا، اب تو حالات یہ ہیں، صرف شادی کے لیے ایسے ایسے شادی ہال بُک کیے جاتے ہیں، جن کا ایک دن کا کرایہ صرف لاکھ سے زیادہ ہوتا ہے، پھر بکرے کے گوشت کا اہتمام ہے تو ۱۵، ۲۰ بکروں کی تعداد، دس، بیس طرح کے کھانے رکھنے کا رَواج بلکہ شادی سے قبل ”رت جگا“ کے نام پر اتنی بڑی بڑی دعوتیں جس میں لاکھوں روپے خرچ کرنا، یہ سب کیا ہے؟ اب جو مال دار ہیں وہ تو شوق سے کریں گے مگر بے چارہ غربت کے مارے جن کے پاس زیادہ پیسے نہیں ہیں، وہ قرض لے کر شادی کرتے ہیں کہ اگر فلاں فلاں کام نہ کیا، فلاں چیز کا اہتمام نہ کیا تو زندگی بھر میری بیٹی کو سننا پڑے گا، اب جہاں اس طرح مجبور ہوکر، قرض لے کر، بلکہ دَر دَر کی ٹھوکریں کھا کر، اپنے آپ کو بیچ کر جب نکاح کیا جائے گا تو برکت کہاں سے آئے گی؟ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ معاشرے کے مطابق چلنے کے بجائے شریعت پر چلیں، اسی میں برکت اور نجات ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت اور سنّتِ نبوی پر عمل

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اس پُرفِتَن دور میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی ذات ہمارے لیے کسی نعمت سے کم نہیں، آپ دامت برکاتہم العالیہ باکرامت ولی ہونے کے ساتھ ساتھ

علمی، عَمَلی، ظاہری اور باطنی طور پر احکاماتِ اِلٰہیہ کی بجا آوری اور سُنَنِ نَبَوِیّہ کی پیروی کرنے اور کروانے کی روشن مثال ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ جس طرح اپنے بیانات، تحریرات، ملفوظات اور مکتوبات کے ذریعے دیگر لوگوں کو اصلاحِ اعمال کی تلقین فرماتے رہتے ہیں، یونہی اپنے اہلِ خانہ کو بھی اَعمال و اَحوال کی دُرُستی کی تنبیہ فرماتے رہتے ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے نہ صرف اپنی شادی بلکہ اپنی اکلوتی بیٹی اور اپنے شہزادوں کی شادی کے پُر مَسَرَّت لمحات میں بھی تمام معاملات شریعتِ مطہرہ کے عین مطابق رکھنے پر بھرپور توجّہ فرمائی۔ جس کے نتیجے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ شادیاں ہر طرح کی فضول و ناجائز رَسْموں سے پاک، اسلامی تعلیمات کے مطابق انتہائی سادَگی کا مظہر اور دورِ حاضر کی مِثالی شادیاں قرار پائیں۔ آیئے! ان شادیوں کے کچھ حسین پہلوؤں کو مُلاحَظہ کیجیے۔ چناں چہ،

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا ولیمہ

اُن دنوں میں بھی کہ جب ٹیبل کرسیاں سجا کر بڑے کَرّ و فر کے ساتھ ولیمے کیے جاتے تھے، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ولیمہ شبِ زِفاف کے دوسرے دن سنّت کے مطابق ایسی سادَگی کے ساتھ ہوا تھا کہ جس طرح نیاز وغیرہ میں کھلایا جاتا ہے اسی طرح مہمانوں کو دَری پر بٹھا کر تھالوں میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے میں صرف اَکْنی چاول (یعنی پلاؤ) اور زَردہ تھا۔ مکان کے بیرونی حصّے پر کسی قسم کی مُرَوّجَہ سجاوٹ یا بَرقی قُمقُموں (Electric Lights) کی ترکیب نہ تھی، ٹیپ پر صِرف نعتیں چلانے کا سلسلہ تھا۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مزید فرماتے ہیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شبِ زِفاف کی صبح مسجد نور میں (جہاں امامت کی ذِمّہ داری تھی) نمازِ فجر کی اِمامت کی سعادت پائی۔ (تذکرۂ امیر اہلِ سنّت، قسط:۳، ص۲۵، ۲۶ بتقدم وتاخر)

بنتِ عطّار کا جہیز

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی اکلوتی بیٹی کی شادی بھی سادَگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے عین سنّت کے مطابق کرنے کی کوشش فرمائی تھی۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک مدنی مذاکرے میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: میں نے پوری کوشش کی کہ حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے جو جو عنایت فرمایا اس کی پیروی کی جائے، مثلاً مشکیزہ، گیہوں پیسنے والی ہاتھ کی چکّی، نُقرَئی (یعنی چاندی کے) کنگن پیش کیے۔ اسی طرح کی دیگر چیزیں کتابوں سے دیکھ کر جو جو میسّر آیا (مثلاً) چٹائی، مٹّی کے برتن اور کھجور کی چھال بھرا چمڑے کا تکیہ وغیرہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جہیز میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ (تذکرۂ امیر اہل سنّت، قسط:۳، ص۴۴)

جانشینِ عطّار کا نکاح

جانشینِ عطّار، الحاج مولانا ابو اُسید عُبَید عطاری مدنی مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کے نکاح کی تقریب بَرقی قمقموں سے جگمگاتے شادی ہال کے بجائے مدینۃُ الاَوْلِیَاء میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع میں 18 اکتوبر 2003ء کو شبِ اتوار بڑی سادَگی کے ساتھ انجام پائی۔ تلاوت کے بعد پُرسوز نعتیں پڑھی گئیں، رِقّت انگیز سماں تھا، خُطبۂ نکاح پڑھ کر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہی نے نکاح پڑھایا۔ جب کہ رُخصتی کی تقریب شوّالُ المکرّم ۱۴۲۶ھ، بمطابق 2005 کی دسویں شب رکھی گئی۔ (تذکرۂ امیر اہلسنّت، قسط:۳، ص ۳۲ تا ۳۳، ملتقطا)

بَراتی ہیں تمامی اَہلِ سنّت عُبَیدِ قادِری دُولھا بنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پُر تکلّف جہیز لینے سے اِنکار

جانشینِ عطار مولانا حاجی عُبَیْد رضا مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کی شادی میں جب لڑکی والوں نے پُر تکلّف جہیز دینا چاہا تو شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اُنہیں سادَگی اپنانے کی تلقین کی۔ دوسری طرف شہزادۂ عطّار مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی بھی پلنگ وغیرہ کی بجائے چٹائی قبول کرنے پر رِضامند ہوئے۔[1]

جانشینِ عطار کا ولیمہ

شہزادۂ عطّار حاجی عُبَیْد عطّاری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حسبِ خواہش انتہائی سادَگی سے دعوتِ ولیمہ کا اِہتِمام فرمایا، جس میں صرف دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تمام اراکین اور تین یا چار دوسرے اسلامی بھائیوں کو مدعو کیا، لیکن کھانے کے وقت گھر کے باہر جمع ہونے والے دیگر عقیدت مند اسلامی بھائیوں کو بھی اندر بُلوا لیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ الکریم امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی ولیمے میں شریک تھے۔ دعوتِ ولیمہ میں دال اور چاول پیش کیے گئے۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بتایا: کہ کھانا گھر میں پکایا گیا ہے، دال پانی میں پکائی گئی ہے اور اس میں تیل کا ایک قطرہ بھی نہیں ڈالا گیا۔ مگر کھانے والوں کا کہنا ہے کہ دال چاول حیرت انگیز طور پر انتہائی لذیذ تھے۔

دُھوم دَھام سے ولیمہ کرنے کا مُطالَبہ

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی مذاکرے کے دَوران اپنے جانشین مولانا حاجی عُبَیْد رضا عطاری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کے ولیمے کے متعلّق کچھ یوں ارشاد فرمایا: دُھوم دَھام سے

1 ... تذکرۂ امیر اہلِ سنّت، قسط: ٣، ص ٣٤

ولیمہ کرنے کا بہت اِصرار رہا۔ کسی نے آفر بھی کی کہ 200 دیگیں بِلا اُجرت پکا دیں گے، بس دو لاکھ روپے کا سامان آئے گا۔ میں نے کہا: دو لاکھ روپے تو میرے پاس نہیں ہیں، مگر میرے لیے دو لاکھ روپے جمع کرنا مُشکل بھی نہیں ہے، بس یہی ہو گا کہ جس سے کہوں گا اُس کے دل میں میری جو عزّت ہو گی وہ ختم ہو جائے گی، دو چار سیٹھوں کو فون کر دوں گا، تھوڑی سی خُوشامد کرنا پڑے گی جو کہ میرے مِزاج میں نہیں ہے، 200 کی جگہ 1200 دیگیں ہو جائیں گی، یوں میرے بیٹے کا ولیمہ تو دُھوم دَھام سے ہو گا اور آپ لوگ بھی خُوش ہو جائیں گے مگر مجھے اس کے لیے اپنی خُودداری کا سودا کرنا پڑے گا۔ (تذکرۂ امیرِ اہلسنّت قسط: ۳، ص ۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شادی آسان تھی مگر۔۔۔

پیارے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اور آپ کے بچوں کی شادی سے بَخُوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آج کے اس پُر فِتن دور میں بھی اگر مسلمان پکا تہیہ (ارادہ) کرلیں تو شادی بیاہ کے معاملات اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ادا کرسکتے ہیں اگرچہ اب یہ کچھ مشکل ضرور ہے مگر نا ممکن نہیں۔ **افسوس!** موجودہ دَور میں شادی بیاہ کی رُسُومات میں اس قدر بے ہودگیاں پائی جاتی ہیں کہ اسلام نے شادی اور ولیمے کو جتنا آسان پیش کیا تھا، مُرَوَّجَہ بے ہودگیوں اور فضول خرچیوں نے انہیں اتنا ہی مشکل بنا دیا ہے، شادیوں کے بے جا خرچ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اکتوبر 2017 میں ایک مُتَوَسِّط گھرانے میں شادی کی تاریخ طے کرنے کی تقریب ہوئی جس میں اڑھائی مَن (یعنی 100 کلو) گوشت کا قورمہ تیار کیا گیا۔ دن تاریخ مُقرَّر کرنے کی اِس تقریب سے بارات اور

دیگر تقریبات میں کیے جانے والے خرچ کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ بدقسمتی سے آج کل کی شادیوں میں صرف ویڈیو (Video) اور تصاویر (Photos) بنوانے پر جتنا خرچہ ہوتا ہے اس میں ایک سے زائد سادَگی والے ولیمے ہوسکتے ہیں۔

شادیوں میں فضول خرچیوں کا مُعاشَرے پر بُرا اَثَر

بہرحال اس کڑوے سچ کو جھٹلانا آسان نہیں کہ شادیوں میں بھاری جہیز، غیر شَرْعی رُسُومات، مہنگی دعوتوں، گانے باجے کی محفل، مُووی کے اِہْتِمام اور آتش بازی وغیرہ کی وجہ سے شادی کے حد سے بڑھے ہوئے خرچے مُعاشَرے کے لیے ناسُور بن چکے ہیں۔ ان مہنگی دعوتوں اور بے دریغ پیسہ خرچ کرنے کا سب سے زیادہ بُرا اثر غریب طبقے پر پڑتا ہے اور وہ یہ کہ غریب والدین شادی کے بھاری اَخْراجات کے متحمل نہیں ہوتے اور سنّت کے مطابق سادَگی سے شادی اِس لئے نہیں کرتے کہ رشتے داروں اور برادری والوں کی طرف سے طعنے سننے پڑیں گے، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب غریب لوگ مالی طور پر اپنے بچّوں کی شادی کے قابل ہوتے ہیں تو بچّوں کی عمریں نکل جاتی ہیں، اس وجہ سے مُعاشَرے میں بے حیائی اور بدکاری کے دروازے کُھلتے ہیں۔

بعض والدین مجبوراً بھاری قرض لے کر اس فرض سے سبکدوش ہوتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ شادی کے فرض سے تو آزاد ہوجاتے ہیں مگر قرض سے آزاد نہیں ہوپاتے بلکہ بارہا ایسا بھی ہوتا ہوگا کہ ایک قرض مکمل طور پر ادا نہیں کرپاتے کہ دوسرے بچّے یا بچّی کی شادی سر پر آجاتی ہے، لہٰذا اس کے لیے بھی قرض لینا ناگُزیر ہوجاتا ہے۔ اس طرح وہ بیچارے یکے بعد دیگرے قرض لیتے رہتے ہیں اور یوں ان کی پوری زندگی بلکہ بعض

اوقات ان کے بچّوں کی زندگی بھی قرض کی ادائیگی کے لیے گروی ہو کر رہ جاتی ہے۔

غریبوں کے علاوہ ان مہنگی شادیوں کا نقصان مالداروں کو بھی ہوتا ہے کیوں کہ اُنہیں اپنی حیثیّت کی زیادہ فکر ہوتی ہے لہٰذا روپیہ پانی کی طرح بہانا ان کی خواہ مخواہ کی مجبوری بن جاتا ہے، جس کے لیے وہ بھاری قرض لیتے ہیں اور ایسے لوگ اکثر سودی قرضے ہی لیتے ہیں جو کہ شدید حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

پُر تکلّف دعوتیں کرنے کا عمومی سبب

پیارے اسلامی بھائیو! شادی بیاہ یا اس کے علاوہ دیگر پُر مَسَرَّت مواقع پر عام طور پر تفاخُر و بَرتری کی وجہ سے ہی فضول خرچیاں اور مہنگی دعوتیں کی جاتی ہیں، ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ میرے گھر کی دعوت، خاندان یا محلّہ کے فلاں شخص کی دعوت سے بازی لے جائے، مجھے اس پر بَرتری حاصل ہو جائے، محلے یا شہر بھر میں میری ناک اونچی ہو، میرا نام چمکے اور اس کے ڈَنکے بجیں، اسی فضول و بے جا خواہش کی تکمیل کے لیے تجوری کا مُنہ کھول دیا جاتا ہے۔

فخریہ کھلانے والوں کی دعوت قبول کرنے کی مُمانعت

یاد رکھیے! اولاً تو اس قسم کی گھٹیا خواہش کی بُنیاد پر عُمدہ دعوت کا اِہتِمام ہی نہیں کرنا چاہیے اور اگر کوئی کرے تو اُس کی دعوت میں جانے سے گُریز کرنا چاہیے کیوں کہ رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فخر کے طور پر کھانا کھلانے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔[1]

---

1 ... ابو داوَد، ۳/ ۴۸۳، حدیث: ۳۷۵۴

مُفَسِّرِ شَہِیر، حَکِیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جب دو شخص ایک دوسرے کے مقابلہ میں دعوت کریں، ہر ایک یہ چاہے کہ میرا کھانا دوسرے سے بڑھ جائے کہ میری عزّت ہو دوسرے کی ذِلّت، تو ایسی دعوت قبول نہ کرے۔ مثلاً: شادی میں دُلہن و دُولھا والے مقابلہ میں دعوت کریں تو کسی کی دعوت قبول نہ کرو یا کسی برادری میں کسی کی شادی میں دعوت ہوئی، کچھ دن کے بعد دوسرے کے ہاں شادی ہوئی، اس نے بڑھ چڑھ کر کھانے پکائے، اس نیّت سے کہ پہلے کا نام نیچا ہو جائے اور میرا نام اونچا، تو یہ دعوتیں قبول نہ کرو۔ بُزرگانِ دین (رحمۃُ اللہ علیہم) ایسی دعوتیں قبول نہ کرتے تھے، آج کل مسلمان اسی مقابلہ کی رُسُوم میں تباہ ہو گئے اور نام کسی کا بھی نہیں ہوتا۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/ ۷۹ تا ۸۰)

پیارے اسلامی بھائیو! بہر حال! ان مہنگی دعوتوں کے سلسلے کو روکنا انتہائی ضروری ہے اور اس سلسلے کی روک تھام کے لیے اگر خاص طور پر مالدار اور سرمایہ دار لوگ ہمت کریں تو بہت اچھا کردار ادا کر سکتے ہیں کیوں کہ غریب آدمی عموماً ہمت کرتا بھی ہے تو اس کی بات نیچے دب جاتی ہے اور اس معاملے میں تو ویسے بھی غریب کو قابلِ تقلید نہیں سمجھا جاتا، البتہ اگر مال دار طبقے سے تعلُّق رکھنے والے اپنے بچّوں کی شادی سادہ انداز میں کر لیں تو دوسروں کو ہمت ملے گی اور اس طرح مُعاشَرہ بہت سی بُرائیوں اور پریشانیوں سے آزاد ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

منگنی کی رسم

ہمارے مُعاشَرے میں منگنی ، شادی کے ابتدائی مراحل میں سے ایک مرحلہ اور ”رَسْم“ ہے۔ بد قسمتی سے فی زمانہ جس انداز میں اِس رَسْمِ منگنی کو ادا کیا جاتا ہے وہ انتہائی قابلِ افسوس ہے ، بحیثیتِ مسلمان اِس میں پائی جانے والی خرابیوں سے بچنے کے لیے اِس رَسْم کے بارے میں بُنیادی طور پر ہمیں تین چیزیں لازمی معلوم ہونی چاہئیں : منگنی کی حقیقت، منگنی کی شَرْعی حیثیّت اور منگنی کے مُروّجہ انداز میں پائی جانے والی قباحتیں۔

منگنی کی حقیقت و شَرْعی حیثیّت

منگنی کی حقیقت یہ ہے کہ یہ نکاح کا وعدہ ہے یعنی لڑکے اور لڑکی کے والدین ایک دوسرے سے اپنے بچّوں کی شادی کا جو مُعاہدہ کرتے ہیں مثلاً لڑکے کے والدین کہتے ہیں کہ آج سے آپ کی بیٹی ہماری ہوئی یا لڑکی کے والدین کہتے ہیں کہ آج سے آپ کا بیٹا ہمارا ہوا وغیرہ تو یہ جو وعدۂ نکاح یا بات پکّی کرنا ہے یہی درحقیقت منگنی ہے اور اس حد تک شَرْعی طور پر اِس میں کوئی حرج نہیں اور یہ بالکل جائز ہے، جیسا کہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حَکِیْمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: منگنی دراصل نکاح کا وعدہ ہے اگر یہ نہ ہو جب بھی کوئی حرج نہیں۔ (اسلامی زندگی، ص۳۹)

معلوم ہوا کہ منگنی صرف جائز ہے اگر رَسْمِ منگنی کے بغیر ہی والدین اپنے بچّوں کی شادی کرنا چاہیں تو اس میں شَرْعی طور پر قطعاً کوئی حرج نہیں اور اگر شَرْعی تقاضوں کا پاس رکھتے ہوئے پہلے منگنی کریں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس منگنی میں تمام تر خِلافِ شرع کاموں اور فضول خرچیوں سے بالکل گُریز (پَرْہیز) کیا جائے۔

منگنی کے مُرَوّجہ انداز کی قباحتیں

بد قسمتی سے منگنی کا جو انداز ہمارے مُعاشَرے میں رائج ہے وہ اپنے دامن میں ایک دو نہیں بلکہ درجنوں خِلافِ غیرت و خِلافِ شریعت کاموں کو لیے ہوئے ہے۔ منگنی کی باقاعدہ تقریب رکھی جاتی ہے، جس میں لڑکا لڑکی اور اُن کے والدین اپنے عزیز و اَقارب، دوست اَحباب اور محلّہ داروں کو دعوت دیتے ہیں، منگنی والے دن جب یہ سب پِنڈال (یعنی شامیانے یا شادی ہال وغیرہ) میں جمع ہوتے ہیں تو لڑکا "**نصف دُولھا بن کر**" اپنے قریبی دوستوں اور رشتے داروں کے ساتھ مَنچ (Stage) پر آکر کرسی پر بیٹھتا ہے، اسی طرح لڑکی بھی مکمل سَج دَھج کے ساتھ "**نصف دُلہن بن کر**" اپنی سہیلیوں اور بہنوں کے ہمراہ مَنْچ (Stage) پر آکر اپنے منگیتر (Fiance) کے برابر میں بیٹھتی ہے اور پھر ایک طوفانِ بد تمیزی برپا ہو جاتا ہے، غیرت و حیا کو بالائے طاق رکھ کر بہت سے غیر شَرْعی کاموں کا اِرتکاب کیا جاتا ہے اور دُکھ کی بات یہ بھی ہے کہ علمِ دین کی کمی کے باعث بہت سے لوگوں کی ان کاموں کے غیر شَرْعی ہونے کی طرف یا تو توجّہ ہی نہیں ہوتی یا پھر وہ جان بوجھ کر لا پَرواہی کا مُظاہَرہ کرتے ہیں، اس موقع پر یا تو پردے کا کوئی اِہْتِمام ہی نہیں کیا جاتا یا پھر برائے نام اِہْتِمام ہوتا ہے، مُووی بنانے والا غیر مرد صرف مَردوں ہی کی نہیں عورتوں اور لڑکیوں کی بھی مُووی بناتا ہے بلکہ نوجوان لڑکیاں انتہائی اِہْتِمام کے ساتھ وہاں موجود بہت سے غیر مَردوں کے سامنے ننگے سر، لبوں پر مسکراہٹ سجائے مختلف زاویوں سے مُووی بنواتی ہیں، نَفْسانی خواہشات کو اُبھارنے اور بھڑکانے والے بے ہودہ اشعار پر مشتمل عشقیہ و فسقیہ گانے انتہائی بلند آواز میں چلائے جاتے ہیں اور اِس کے ذریعے غیر اِرادی طور پر ہی سہی مگر آس پاس کے گھروں میں موجود موسیقی کے شائقین کو موسیقی سننے کے گُناہ میں شریک کیا جاتا ہے اور موسیقی

کے گُناہ سے بچنے والوں یونہی بڑے بوڑھوں، بیماروں اور ننھے بچّوں کا آرام و سُکون برباد کرکے ان کی ایذاء رسانی کا سامان کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ تقریب میں شریک بعض نوجوان لڑکے اور لڑکیاں موسیقی کی دُھن پر ناچتے بھی ہیں بلکہ اب تو دونوں خاندانوں کے نوجوان لڑکے لڑکیاں دو گروہوں کی صورت میں باقاعدہ ناچنے کا مقابلہ (Dance Competition) کرتے ہیں جس گروہ کی بے ہودگی پر زیادہ تالیاں اور سیٹیاں بجائی جائیں وہ فاتح قرار پاتا ہے، جو لوگ اپنے آپ کو سنجیدہ سمجھتے اور سُلجھا ہوا ظاہر کرتے ہیں وہ بھی موسیقی کی دُھن پر اپنے ہاتھ پاؤں یا انگلیاں ہلاتے گردنیں مٹکاتے اور جسم تھرکاتے ہوئے نظر آتے ہیں، حتیٰ کہ بوڑھے بھی اس طوفانِ بے حیائی و بدتمیزی میں برابر کے شریک ہوتے ہیں اور دانت نکال نکال کر ہنس رہے ہوتے ہیں۔ پھر ان خرافات کا آغاز ہوتا ہے جسے ”رَسْم“ کا نام دیا جاتا ہے خواتین و حضرات بلا امتیاز لڑکے اور لڑکی کو اپنے ہاتھ سے مِٹھائی کھلاتے ہیں اور اِس دوران بھی جو بے تکلّفی برتی جاتی ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، بالآخر اس رَسْم کا انتہائی بدترین موڑ آتا ہے اور وہ یہ کہ لڑکا اپنی منگیتر کا ہاتھ تھام کر اس کے ماں باپ اور بہن بھائیوں کے سامنے اُسے سونے کی انگوٹھی پہناتا ہے یونہی لڑکی بھی سونے کی انگوٹھی جو کہ مرد کے لیے حرام ہے۔[1] منگیتر کو اپنے ہاتھ سے پہناتی ہے جسے بالکل معیوب نہیں سمجھا جاتا، حالانکہ وہ لڑکا اپنی منگیتر کے لیے منگنی سے پہلے بھی اور منگنی کے بعد بھی اجنبی اور غیر مَحْرَم ہی ہوتا ہے لہٰذا ہاتھ پکڑ کر انگوٹھی پہنانا تو دُور کی بات اُسے چھونا بھی سراسر ناجائز ہے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی گھونپ دی جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۲۶ ماخوذا

لیے حلال نہیں۔(معجم کبیر،۲۰/ ۲۱۲،حدیث:۴۸۷)

منگنی کرنی ہی ہو تو سادگی سے کیجیے!

افسوس! آج کل منگنی کے نام پر کی جانے والی رسوم میں ہزاروں نہیں لاکھوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں، جس سے امیروں کو تو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ مسرت و شادمانی سے جھوم رہے ہوتے ہیں مگر غریب لوگ سخت مشقت سے دوچار ہو رہے ہوتے ہیں، اس رسم کو ادا کرنے کے لیے قرض لینے جیسی آزمائش میں مبتلا ہو جاتے اور کئی ماہ تک ادا کرنے کی ٹینشن میں ہوتے ہیں، لہٰذا اس کا **سب سے اچھا حل** یہ ہے کہ اس طرح کی رسم کو ہی ختم کر دیا جائے تاکہ نہ لڑکے والوں پر بوجھ پڑے نہ لڑکی والوں پر دشواری ہو۔ مُفَسِّرِ شَہِیر، حَکِیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بہتر تو یہ ہے کہ منگنی کی رَسْم بالکل ختم کر دی جائے اِس کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور سوائے نقصان کے اِس سے کوئی فائدہ نہیں غالباً ہم نے یہ رَسْمیں ہندوؤں سے سیکھی ہیں عربی اور فارسی زبانوں میں اس کا کوئی نام بھی نہیں۔ اس کے جتنے نام ملتے ہیں سب ہندی زبان کے ہیں۔ اور اگر اس کا کرنا ضروری ہی ہو تو اس طرح کرو کہ پہلے لڑکے والے کے یہاں اس کے قرابت دار جمع ہوں اور وہ ان کی خاطر تواضُع صرف چائے سے کرے جس کے ساتھ کوئی مٹھائی نہ ہو۔ پھر یہ لوگ لڑکی والوں کے یہاں جائیں تو وہ بھی ان کی تواضُع صرف چائے سے کرے۔ لڑکے والے اپنے ساتھ دُلہن کے لیے ایک سوتی دوپٹہ اور ایک سونے کی نَتھ (نَتْھنی) لائیں جو پیش کر دیں۔ دُلہن والوں کی طرف سے لڑکے کو ایک سُوتی رومال ایک چاندی کی انگوٹھی، ایک نگینہ والی پیش کر دی جائے جس کا وزن سَوا چار ماشے سے زیادہ نہ ہو، لو یہ منگنی ہو گئی۔ اگر دوسرے شہر سے منگنی کرنیوالے آئے ہیں تو ان میں سات آدمی سے زیادہ نہ آئیں اور دُلہن والے

مہمانی کے لحاظ سے ان کو کھانا کھلا دیں مگر اِس کھانے میں دوسرے محلّہ والوں کی عام دعوت کی کوئی ضرورت نہیں۔ پھر اِس کے بعد لڑکے والے جب بھی آئیں تو اُن پر مٹھائی اور کپڑوں کے جوڑوں وغیرہ کی کوئی پابندی نہ ہو۔ اگر اپنی خُوشی سے ایسے ہی بچّوں کے لیے تھوڑی سی مٹھائی لائیں تو اُس کو محلّہ میں تقسیم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک دوسرے کو ہدیہ دو محبت بڑھے گی۔[1] مگر اس ہدیہ کو ٹیکس نہ بنالو کہ وہ بے چارے اِس کے بغیر آ ہی نہ سکیں۔ تاریخ کا مُقرّر کرنا بھی اسی سادَگی سے ہونا ضروری ہے کہ اگر اسی شہر سے لوگ آرہے ہیں تو ان کی تواضُع صرف چائے سے ہو اور اگر دوسرے شہر سے آرہے ہیں تو پانچ آدمی سے زیادہ نہ ہوں۔ جن کی تواضُع کھانے سے کی جائے اور تاریخ مُقرّر کرنے والے سَن رسیدہ بُزرگ لوگ ہوں۔[2]

مسجد میں نکاح کرنا مستحب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! نکاح کے آداب میں سے ہے کہ نکاح مسجد میں کیا جائے اور پھر مسجد چوں کہ اللہ پاک کا گھر ہے اور نکاح ایک بھلا کام ہے، مسجد میں جو بھی بھلائی کا کام کیا جائے اُس میں خیر و برکت شامل ہو جاتی ہے، لہٰذا مسجد میں نکاح کرنا بہتر ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے عَلانیہ طور پر مسجد میں نکاح کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اَعۡلِنُوۡا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجۡعَلُوۡهُ فِي الۡمَسَاجِدِ یعنی نکاح عَلَی الْاِعْلان کِیا کرو اور اسے مسجد میں مُنعَقِد کیا کرو۔ (سنن ترمذی، ۳/ ۳۹۰، حدیث: ۱۰۸۹)

مُفَسّرِ شَہِیر، حَکِیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت

---

1 ... شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اھل الدین، ۶/ ۴۷۹، حدیث: ۸۹۷۶

2 ... اسلامی زندگی، ص ۴۰ بتغیر قلیل

فرماتے ہیں: فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ نکاح جمعہ کے دن بعد نمازِ جمعہ جامع مسجد میں تمام نمازیوں کے سامنے ہو تا کہ نکاح کا اعلان بھی ہو جائے اور ساتھ ہی جگہ اور وقت کی برکت بھی حاصل ہو جائے، نیز نکاح عبادت ہے اور عبادت کے لیے عبادت خانہ یعنی مسجد موزُوں (یعنی مناسب) ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۵/۳۹)

مسجد کے تقدُّس کا خیال رکھیے

یاد رکھیے! مسجد میں نکاح کرنا مستحب عمل ضرور ہے لیکن اس کے لیے مسجد میں بھاگنا دوڑنا، چیخ پُکار کرنا، ہنسی مذاق کرنا یا کسی بھی طرح مسجد کا تَقَدُّس پامال کرنا شَرْعاً دُرُست نہیں۔ صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت مفتی محمد اَمجد علی اعظمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسجد میں عقدِ نکاح کرنا مستحب ہے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ بوقتِ نکاح شور وغُل اور ایسی باتیں جو احترامِ مسجد کے خِلاف ہیں نہ ہونے پائیں، لہٰذا اگر معلوم ہو کہ مسجد کے آداب کا لحاظ نہ رہے گا تو مسجد میں نکاح نہ پڑھوائیں۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۹۸)

ناچ رنگ، رَت جگا اور ڈانڈیا کھیلنے کی رَسْم

یوں تو شادی بیاہ کے تمام ہی مراحل میں خُوب زور وشور سے گانے باجے بجائے جاتے ہیں بلکہ شادی کے بعد بھی یہ سلسلہ کئی کئی دنوں تک رَوَاج کے طور پر جاری رہتا ہے مگر اس کے علاوہ خُصُوصی رَسْم کے طور پر بھی ”**ناچ رنگ**“ کی محفل کا اِہْتِمام کیا جاتا ہے جسے ”**فنکشن**“ کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ فنکشن بیک وقت کئی گُناہوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی ”**رَت جگا**“ اور ”**ڈانڈیا**“ بھی ڈھولکی اور گانے باجے جیسے خرافات سے بھرپور ہوتی ہیں جو کہ ناجائز وگناہ اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں ایسی رسموں سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

صَدرُ الشَّریعہ ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد اَمجد علی اعظمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اکثر جاہلوں میں رَواج ہے کہ محلّہ یا رشتہ کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا مزید براں (یعنی اس سے بڑھ کر گُناہ) عورت کی آواز نامَحرَموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی اور وہ بھی عشق وہِجر ووِصال کے اَشعار یا گیت۔ جو عورتیں اپنے گھروں میں چِلاّ کر بات کرنا پسند نہیں کرتیں، گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا اُن کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں، کتنی ہی دُور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان جوان کنواری لڑکیاں بھی ہوتی ہیں، ان کا ایسے اَشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک اُن کے دبے ہوئے جوش کو اُبھارے گا اور کیسے کیسے وَلوَلے پیدا کریگا اور اَخلاق وعادات پر اِس کا کہاں تک اثر پڑے گا، یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو، ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۷، ۲/ ۱۰۵)

پیارے اسلامی بھائیو! اس ناجائز و حرام رسم میں بھی ہزاروں وہزار رقم خرچ کی جاتی ہے، اگر شریعت پر عمل کیا جائے اور اس طرح کی خرافات سے بچا جائے تو یقیناً نکاح سستا ہو گا، ٹھیک ٹھاک رقم ان فضول خرچیوں سے بچ جائے گی۔

آتش بازی کا رَواج

شادی بیاہ کی رُسومات میں سے ایک بہت ہی بری اور خطرناک رَسْم **"آتش بازی"** ہے۔ جس طریقے سے آج کل آتش بازی رائج ہے، اس میں کئی طرح کی بُرائیاں اور قباحتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ اس میں مال کا ضِیاع اور اِسْراف ہوتا ہے جو کہ ناجائز و

حرام ہے۔ چناں چہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں آتش بازی کے متعلِّق پوچھے گئے سوال کے جواب میں اِرشاد فرماتے ہیں: آتش بازی جس طرح شادیوں اور شبِ براءت میں رائج ہے ، بے شک حرام اور پورا جُرم ہے کہ اس میں تضییعِ مال (یعنی مال کو ضائع کرنا) ہے۔ قرآنِ مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی فرمایا:

وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا (۲۶) اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا (۲۷) (پ:۱۵، بنی اسرائیل:۲۷-۲۶)	ترجَمۂ کنز العرفان: اور فضول خرچی نہ کرو بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے ربّ کا بڑا ناشکرا ہے۔

شیخِ محقق مولانا عبدُ الحق محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بُری بِدعات میں سے یہ اعمال ہیں جو ہندوستان کے زیادہ تر شہروں میں مُتعارَف اور رائج ہیں جیسے آگ کے ساتھ کھیلنا اور تماشا کرنے کے لیے جمع ہونا اور گندھک جلانا (آتش بازی کرنا) وغیرہ۔

(فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۲۷۹ تا ۲۸۰ ملتقطا)

دوسری قباحت آتش بازی میں یہ ہے کہ اس کے ساتھ عام طور پر فائرنگ بھی کی جاتی ہے جو کہ قانونی طور پر بھی منع ہے اور اس کی وجہ سے بعض اوقات لوگوں کی جان تک چلی جاتی ہے۔ یاد رکھیے! کسی مسلمان کی جان ومال یا عزّت کو نقصان پہنچانا حرام وگُناہ ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ یعنی ہر مسلمان کا خون، مال اور عزّت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ (مسلم، ص۱۰۶۴، حدیث:۶۵۴۱)

تیسری خرابی آتش بازی میں یہ ہے کہ اس سے عام مسلمانوں بالخصوص آس پاس کے گھروں میں موجود بچّوں، بوڑھوں، بیماروں اور کمزور دل مَردوں اور عورتوں کو سخت تکلیف

پہنچتی ہے اور مسلمانوں کو ایذاء پہنچانا حرام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ عَزَّوَ جَلَّ یعنی: جس نے کسی مسلمان کو تکلیف پہنچائی یقیناً اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی، بے شک اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو تکلیف پہنچائی۔[1]

چند دن پہلے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہو رہی تھی، جس میں وقت رخصتی کار سے فائرنگ کی جارہی تھی، جس گاڑی میں دولھا اور دولہن دونوں موجود تھے، **افسوس!** اس درمیان کچھ ہوا کہ گاڑی میں آگ لگ گئی پھر جو ان کے ساتھ ہوا وہ ہوا، کاش شریعت پر عمل کرتے تو اس طرح کے نقصانات نہ ہوتے، شادی کا گھر ماتم میں نہ بدلتا۔

جُوتا چُھپائی کی رَسْم

ایک رَسْم "**جُوتا چُھپائی**" بھی بڑے ذوق و شوق سے پوری کی جاتی ہے۔ اس رَسْم میں دُلہن والوں کی طرف سے جوان لڑکیاں دولہے کے جوتے چُھپا دیتی ہیں اور پھر دُولھا ان سے جوتے مانگتا ہے تو وہ دولہے کے ساتھ ہنسی مذاق اور بے تکلّفی کا مُظاہَرہ کرنے کے علاوہ مُنہ مانگی رقم کا مُطالَبہ بھی کرتی ہیں جسے پورا کیے بغیر جُوتا واپس نہیں ملتا۔ اس رسم میں پہلے تو چند سو روپے میں معاملہ نمٹ جاتا تھا مگر افسوس! اب لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ رقم پیش کرنے، لوگوں کی واہ واہ حاصل کرنے میں ایک بڑی رقم ۵۰۰۰ / ۱۰۰۰۰ / ۲۰۰۰۰ / بلکہ ۵۰۰۰۰ تک کی رقم جوتا چوری کرنے پر دے رہے ہوتے ہیں، اس طرح معاذ اللہ نکاح مہنگا نہیں ہو گا تو پھر کیا ہو گا؟

---

1 ... معجم صغیر، جزء:۱، ۱/ ۱۶۹، حدیث: ۴۶۹

رَسْموں میں پیسوں کا لین دین کیسا؟

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھیے! جُوتا چُھپائی، سُرمہ لگائی، دُودھ پلائی اور کار رُکوائی وغیرہ رَسْموں میں ہنسی مذاق اور تفریح کے نام پر جہاں ایک دوسرے کی دل آزاری کی جاتی ہے، ایک دوسرے کی عزّت نیلام کی جاتی ہے، مُروّت کو بالائے طاق رکھا جاتا ہے، نئے رشتوں کی بُنیاد کھوکھلی کی جاتی ہے اور اسلامی تعلیمات کے خِلاف بہت سے نامناسب بلکہ ناجائز و حرام کام کئے جاتے ہیں وہیں اُن رسموں میں سے جس جس رَسْم میں پیسوں کا لین دین ہوتا ہے خواہ باقاعدہ مُطالَبَہ کرکے پیسے لیے جائیں یا مُروّتاً دیئے جائیں، پیسوں کا یہ لین دین بعض صورتوں میں رشوت کے حکم میں ہے لہٰذا اس قسم کی لین دین میں انتہائی احتیاط کی حاجت ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم جانے انجانے میں رشوت جیسے حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام کے مرتکب ٹھہریں۔

ایک مرتبہ امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے نکاح کے مہنگا ہونے کے متعلق سوال ہوا جس کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا: نکاح بالکل مُفت تھا مگر اب مہنگا ہو گیا ہے۔ یاد رَکھیے! نکاح میں ایک پیسا بھی واجب نہیں ہے کہ پیسا نہیں ہو گا تو نکاح نہیں ہو گا۔ البتہ مہر واجب ہوتا ہے۔ (رد المحتار، 4/219) اور اس کی کم اَز کم مقدار دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی ہے۔ (بہار شریعت، 2/64، حصہ:7)

جس کی رقم انڈین کرنسی کے حساب سے 2816 روپے بنتی ہے (08 جنوری 2025 کے مطابق) تو یوں نکاح کرنا گویا مُفت ہی ہے۔ شادی کی پہلی رات گزار کر وَلیمہ کرنا سنَّت ہے۔ (بہار شریعت، 3/391، حصہ:16) لیکن اس کے لیے شادی ہال بُک کروانا ضَروری نہیں ہے۔ اِسی طرح نکاح کے لیے بھی شادی ہال بُک کروانا ضروری نہیں۔

دولہا والوں کے مالی مُطالبے رِشوت ہیں

دولہا والوں کا دلہن والوں سے مالی مُطالبے کرنا رِشوت کی ایک صورت اور حرام ہے۔ اگرچہ لڑکی کا باپ بے چارہ اپنی عزّت بچانے اور اپنی بچّی کو رُخصت کرنے کے لیے مجبوراً ڈیمانڈ پوری کر بھی دے مگر مانگنے والا گناہ گار ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 12/257 ماخوذاً) ہمارے یہاں شادیوں میں دولہا والوں کی طرف سے مُطالبے کرنا عام ہو چکا ہے، کبھی دُلہن والوں سے AC کا مُطالبہ کیا جاتا ہے اور کبھی مکان دِلوانے کا، حالانکہ رہنے کے لیے مکان کا اِنتظام کرنا لڑکے پر واجب ہے۔(تنویر الابصار، 1/283-284 ملتقطاً) آج کل لڑکی والے بے چارے مجبوراً لاکھوں کروڑوں کے مکانات دے رہے ہیں کہ ظاہر ہے لڑکیوں کی شادیاں کرنی ہیں اور لڑکیاں زیادہ پیدا ہو رہی ہیں۔ ہماری بَرادری میں لڑکے والے لڑکی والوں سے مکان کا مُطالبہ نہیں کرتے بلکہ لڑکا خود مکان کا اِنتظام کرتا ہے لیکن ایک میمن بَرادری ایسی بھی ہے جس میں لڑکی والوں کو مکان دینا پڑتا ہے۔ اِس طرح کی چیزوں سے بے چارے سماجی اِدارے والے کُڑھتے ہیں جیسا کہ ابھی حال ہی میں میرے غریب خانے(یعنی گھر) پر میمن بَرادری سے تعلق رکھنے والے ایک بڑے سَماجی اِدارے کے عہدے دار اور مختلف میمن بَرادریوں کے بڑے بڑے لوگ تشریف لائے تھے اور وہ بے چارے بھی اِس حوالے سے اپنی کڑھن کا اِظہار کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا ہے کہ شادی پر کروڑوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں اور پھر کچھ ہی دِنوں میں طلاق ہو جاتی ہے یا پھر میاں بیوی یا ساس بہو کی آپس میں نہیں بنتی اور لڑکی میکے چلی جاتی ہے۔ اللہ پاک اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمَّت پر رحم فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:91)

”شادی خانہ آبادی“ کا مَطلب

”شادی خانہ آبادی“ کا مَطلب یہ ہے کہ ان کا گھر آباد رہے، ان کے گھر میں ٹوٹ پُھوٹ نہ ہو، لڑائی جھگڑے نہ ہوں، ساس بہو کی جنگِ عظیم نہ چِھڑے، کسی قسم کا ہنگامہ نہ ہو طلاق کی نوبت نہ آئے بلکہ یہ لوگ تقویٰ و پرہیز گاری کے ساتھ اللہ پاک اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت میں زندگی بسر کریں۔ افسوس یہ چیزیں اب ہم میں نہیں ہیں۔ باتیں بڑی بڑی کرتے ہیں لیکن عمل کچھ نہیں ہے، کِردار کے بہت مَسائل ہیں۔ شادی خانہ آبادی کا یہی مطلب ہے اور جو اس کا اُلٹ ہو وہ شادی خانہ بَربادی ہے مگر یہ لفظ عوام میں اتنا مشہور نہیں ہے۔(1)

شادی بیاہ کی تقریب میں تاخیر کی وجہ اور اس کا حل

سُوال: شادی کارڈ پر کھانے کا جو وقت لکھا ہوتا ہے اس وقت کے مطابق کھانا نہیں کھلایا جاتا تو کیا یہ وقت لکھنا جھوٹ میں شمار ہو گا؟

جواب: لوگ ہی نہ آئیں تو کھانا کس کو کھلائیں؟ عام طور پر لوگ وقت پر نہیں آتے جس کی وجہ سے کھانا لیٹ ہو جاتا ہے۔ لوگوں کا یہ ذہن بن گیا ہے کہ اگر کارڈ پر 10 بجے کا لکھا ہے تو کھانا 11 بجے سے پہلے شروع نہیں ہو گا لہٰذا اگر ہم لکھے ہوئے وقت کے حساب سے جائیں گے تو کافی دیر تک شادی ہال میں پھنسے رہیں گے تو یوں اَب لوگوں کی تاخیر سے آنے کی ایسی عادت بن گئی ہے کہ جس کی اِصلاح بہت مشکل ہے۔

---

1 ... ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:42

سماجی اِدارے والے اگر اپنی اپنی کمیونٹی کے لوگوں کو سمجھائیں تو ہو سکتا ہے اس کا کچھ حل نکل آئے ورنہ خالی قانون پاس کرنے سے کچھ نہیں ہوتا کیوں کہ قانون صرف تحریر میں آجائے گا اور پھر بعد میں پتا بھی نہیں ہو گا کہ قانون بنا بھی تھا یا نہیں؟ بلکہ قانون بنانے والے خود بھی اسے بُھول جائیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ ایک مجلس اس کام کے لیے بنائی جائے اور وہ یہ سارے مُعاملات حل کرنے کی کوشش کرے جیسا کہ اگر اس ماہ ہماری برادری میں تین شادیاں ہیں تو یہ مجلس دولہا اور دلہن میں سے ہر فریق کے پاس جائے اور ان کو محبت سے سمجھا کر اس بات پر راضی کرے کہ دولہا اتنے بجے آجائے گا اور دلہن والے بھی مجلس سے بولیں کہ آپ فکر نہ کریں ہمارا کھانا دُولہا والوں کے آنے سے پہلے ہی شادی ہال میں موجود ہو گا اور ہم کھانے کا اِنتظار نہیں کروائیں گے۔ اِس طرح اگر کوئی سماجی اِدارہ آگے آئے گا تو اس کی دیکھا دیکھی دوسرے سماجی اِدارے بھی ایسا کرنے لگیں گے اور یوں نظام میں کچھ نہ کچھ بہتری آجائے گی۔ صِرف باتیں اور دیر دیر تک بحث و مباحثہ کرنے اور زبردستی کی ہمدردیاں دِکھانے سے کچھ نہیں ہو گا۔ (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، قسط:95)

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
درودِ پاک کی فضیلت	2	جانشینِ عطار کا ولیمہ	19
نکاح کرنے کا انوکھا سبب	2	دُھوم دَھام سے ولیمہ کرنے کا مُطالَبہ	19
نیّت کی اہمیت	3	شادی آسان تھی مگر۔۔۔	20
نکاح ضروری کیوں؟	3	شادیوں میں فضول خرچیوں کا مُعاشَرے پر بُرا اَثَر	21
نکاح میں کونسے فوائد پیشِ نظر ہوں؟	6	پُر تکلّف دعوتیں کرنے کا عمومی سبب	22
مُفلسی کے خوف سے شادی ترک نہ کیجیے	7	فخریہ کھلانے والوں کی دعوت قبول کرنے کی مُمانعت	22
شادی کے ذریعے تنگدستی کا خاتمہ کیجیے	9	منگنی کی رسم	24
برکت والا نکاح	10	منگنی کی حقیقت و شَرْعی حیثیّت	24
شادی اور ولیمے کو آسان بنایئے	10	منگنی کے مُرَوّجہ انداز کی قباحتیں	25
صحابیِ رسول کا آسان نکاح	11	منگنی کرنی ہی ہو تو سادَگی سے کیجیے!	27
شَہَنْشاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ولیمہ	12	مسجد میں نکاح کرنا مستحب ہے	28
شہنشاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سب سے بڑا ولیمہ	13	مسجد کے تقدُّس کا خیال رکھیے	29
خاتونِ جنّت اور حضرت علی کا نکاح و ولیمہ	13	ناچ رنگ، رَت جگا اور ڈانڈیا کھیلنے کی رَسْم	29
خاتونِ جنّت کا جہیز	14	آتش بازی کا رَواج	30
خاتونِ جنّت کے نکاح کو نمونہ بنایئے	15	جُوتا چُھپائی کی رَسْم	32
امیر اہلِ سنّت اور سنّتِ نبوی پر عمل	16	رَسْموں میں پیسوں کا لین دین کیسا؟	33
امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ولیمہ	17	دولہا والوں کے مالی مُطالبے رِشوت ہیں	34
بنتِ عطّار کا جہیز	18	"شادی خانہ آبادی" کا مَطلب	35
جانشینِ عطار کا نکاح	18	شادی بیاہ کی تقریب میں تاخیر کی وجہ اور اس کا حل	35
پُر تکلّف جہیز لینے سے اِنکار	19	ماخذ و مراجع	38

ماخذ و مراجع

کتاب	مصنف	مطبوعہ
مدارک التنزیل	امام ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نسفی	دار المعرفہ، بیروت
صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری	دار الکتب العلمیہ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری	دار الکتاب العربی
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی	دار احیاء التراث
سنن ابن ماجہ	امام ابن ماجہ محمد بن یزید قزوینی	دار المعرفہ، بیروت
مسند احمد	امام اہلسنت امام احمد بن حنبل	دار الفکر، بیروت
مصنف عبد الرزاق	امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی	دار الکتب العلمیہ
السنن الکبریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی	دار الکتب العلمیہ
السنۃ	امام ابن ابی عاصم	المکتب الاسلامی
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی	دار احیاء التراث
المعجم الصغیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی	دار الکتب العلمیہ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی	دار الکتب العلمیہ
مجمع الزوائد	امام نور الدین ابو بکر ہیثمی	دار الفکر، بیروت
شفا شریف	امام فضیل بن عیاض مالکی	دار الفکر، بیروت
مدارج النبوت	علامہ عبد الحق محدث دہلوی	مرکز اہل سنت
سیرتِ مصطفیٰ	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی	مکتبۃ المدینہ
قوت القلوب	امام اَجل شیخ ابو طالب مکی	مکتبۃ المدینہ
حکایتیں اور نصیحتیں	مبلغِ اسلام علامہ شعیب حریفیش	مکتبۃ المدینہ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری	رضا فاؤنڈیشن
بہارِ شریعت	صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی	مکتبۃ المدینہ
مرآۃ المناجیح	مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی	نعیمی کتب خانہ
دیوانِ سالک	مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی	مکتبۃ المدینہ
اسلامی زندگی	مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی	مکتبۃ المدینہ
تذکرہ امیر اہل سنت	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ
ملفوظات امیر اہل سنت	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نمازِ عشاء آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ جائزہ لیتے ہوئے ”نیک اعمال“ کا رسالہ پُر کر کے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: **”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“** اِنْ شَآءَ اللّٰه۔ اپنی اِصلاح کے لیے رسالہ **”نیک اعمال“** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **”قافِلوں“** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه۔

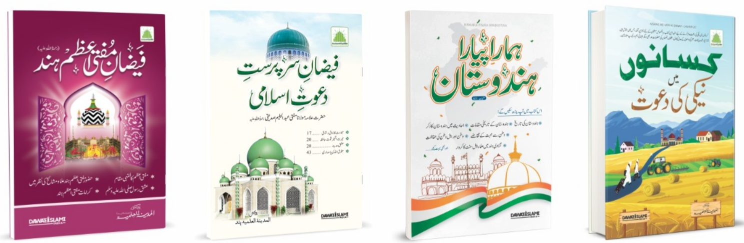

MRP
₹

DAWATEISLAMI INDIA

FGN Channel
Dekhte Rahiye

مکتبۃ المدینہ ہند
MAKTABATUL MADINA INDIA

Delhi : 421, Urdu Market, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-110006 +91-8178862570

Mumbai : 19/20, Mohammad Ali Road, Opp. Mandavi Post Office, Mumbai-400003 +91-9320558372

Ahmedabad : Faizane Madina, Tinkonia Bagicha, Mirzapur, Ahmedabad-380001 +91-9327168200

Nagpur : Opp. Garib Nawaz Masjid, Saifi Nagar Road, Mominpura, Nagpur-440018 +91-9326310099

www.maktabatulmadina.in feedbackmmhind@gmail.com

For Home Delivery of Books Please Contact on (T&C Apply) +91-9978626025